رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۹ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹۴

مسلم لیگ کا پارلیمنٹری بورڈ
اور
مسلمانانِ ہند

مسٹر جناح کے پارلیمنٹری بورڈ نے جو انتخابی اعلان شائع کیا ہے۔ اس میں مسلم لیگ کے سیاسی نصب العین کی وضاحت کے ضمن میں بورڈ کے قیام کے جواز کی سب سے بڑی وجہ یہ پیش کی ہے۔ کہ لیگ مسلمانان ہند کے مجموعی مفاد کے لئے اتحاد بین المسلمین قائم کرنا چاہتی ہے۔ اور لیگ کے مینی فسٹو میں مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ انفرادی پروگراموں کی دلفریبی یا کسی اور بنا پر فریب نہ کھائیں۔ کیونکہ یہ بات ملت اسلامیہ کے اتحاد اور نظم کو توڑ دے گی۔ اور مسلمان تشتت و افتراق کا شکار ہو جائیں گے۔

مسٹر جناح نے لیگ کا یہ اعلان شائع کرنے کے بعد اخباری نامہ نگار سے ملاقات کے دوران میں بھی کہا۔ کہ:-

”میں نہایت مخلصانہ طور پر مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ لیگ میں شامل ہو کر لیگ کے امیدواروں کے علاوہ کسی اور کو ووٹ نہ دیں۔ کیونکہ لیگ کا منتہائے مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال کرے اور انہیں صوبجاتی ساز باز کرنے والی جماعتوں میں منقسم نہ ہونے دے“

بلاشبہ سیاسی لحاظ سے مسلمانوں میں اتحاد اور نظم کا قیام ایک ایسی ضروری چیز ہے جس سے کسی کو مجال انکار نہیں۔ اور ایسی مساعی جن کا مقصد اس نصب العین کا حصول ہو۔ نہایت مستحسن اور ہر ہی خواہ ملک کے شکریہ کی مستحق ہیں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لیگ نے اس مقصد کے حصول کے لئے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے اتحاد اور اتفاق کا موجب بن سکے۔ ان کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے والا ہے اور ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں۔ کہ ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

دراصل صوبائی انتخابات کی کشمکش میں حصہ لینے کا جو فیصلہ مسٹر جناح کی لیگ نے کیا ہے۔ اور مقامی سیاسی پارٹیوں کے مقابلہ میں لیگ کے ٹکٹ پر انتخابات کرنے کیلئے بعض مسلمانوں کو آمادہ کرنے کی جو سکیم تیار کی گئی ہے۔ وہ یقیناً مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر تبر چلانے کے مترادف ہے۔ اس سے اتحاد بین المسلمین کو ایسا ناقابل تلافی نقصان پہنچیگا جس کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے ہم یہ بات سمجھنے سے قطعاً قاصر ہیں۔ کہ صوبوں میں ایک مسلم سیاسی پارٹی یا فرد کے مقابلہ میں دوسری مسلم پارٹی۔ یا فرد کی حمایت کس طرح ہندوستان کے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کی ضامن ہو سکتی ہے اور مسٹر جناح کیونکر ”مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی دولت سے مالا مال“ کر سکتے ہیں۔

ہمارے خیال میں لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے قیام اور صوبوں میں فرقہ وارانہ پارٹیوں کی تشکیل۔ اور دوسری مسلم سیاسی پارٹیوں سے مجادلہ انتخابات نہ صرف آل انڈیا مسلم اتحاد کو محض ایک تمسخر اور کھیل بنا دے گا۔ بلکہ صوبوں میں مسلمانوں کے مفاد پر بھی ایسی ضرب لگائے گا۔ جو ان کی سیاسی موت کے مترادف ہو گی۔ پنجاب کی ہی مثال لے لیجئے۔ جدید آئین کے ماتحت یہاں مسلمانوں کو اکاون فیصدی نشستیں دی گئی ہیں۔ اب آسانی سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اگر تمام غیر مسلم عناصر آپس میں متحد ہو جائیں۔ تو وہ لیجسلیچر میں رکاوٹ پیدا کر کے مسلمانوں کی اس نہایت ہی قلیل زیادتی کو بے حقیقت اور ناکارہ بنا سکتے ہیں کیونکہ مسلم ارکان میں سے کسی ایک آدھ کو اپنا ہم نوا بنا لینا ان کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہوگا۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ مسلمان مختلف پارٹیوں کے نمائندے ہوں گے۔ اور وہ پارٹیاں انتخابی کشمکش کے بعد لازماً ایک دوسرے کو زک پہنچانے کے درپے ہوں گی۔ اس صورت میں مزعومہ مسلم اکثریت کا جو حشر ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور یہ تو ان صوبوں کی کیفیت ہو گی۔ جہاں مسلمانوں کی ذرا سی اکثریت ہے۔ مسلمانوں کی اقلیت والے صوبوں کے متعلق تو کچھ کہنا ہی عبث ہے۔

یہ ہے وہ صورت حالات جس پر مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی وہ مساعی منتج ہو سکتی ہیں جن کے متعلق اس کا دعویٰ ہے کہ وہ ”ہندوستان بھر کے مسلمانوں کے استحکام“ کا موجب ہوں گی اور جن میں شامل ہونے کے لئے مسلمانوں کو لیگ کے امیدواروں کے سوا کسی اور کو ووٹ نہ دینے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔

علاوہ ازیں صوبائی انتخابات کے لئے لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کے علیحدہ قیام کی اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ بورڈ نے اپنے ٹکٹ پر کونسلوں میں بھیجنے والے اشخاص کے لئے جو پروگرام مرتب کیا ہے وہ کم و بیش دوسری جماعتوں کے پروگرام سے مشترک ہے یا کم از کم اکثر بیشتر شقیں ایسی ہیں جو یا تو ان جماعتوں کے سیاسی پروگرام میں شامل ہیں اور یا پھر ان سے ان کو کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا۔

مثلاً بورڈ کے پروگرام کی پہلی شق مسلمانوں کے مذہبی حقوق کا تحفظ ہے۔ اب کوئی مسلمان ایک لحظہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ صوبائی مسلم سیاسی پارٹیاں جو غیر فرقہ وارانہ بنیادوں پر قائم ہوں گی۔ اس فرض کی سر انجام دہی سے کوتاہی کریں گی۔ یا اس سے ان کو اختلاف ہوگا۔

اسی طرح دوسری شرائط مثلاً متشددانہ قوانین کی تنسیخ کے لئے کوشش۔ ہندوستان کے مفاد کے منافی قوانین کی مخالفت۔ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے اداروں کے مصارفِ عظیم میں تخفیف قومی تعمیر کے محکموں کے لئے معتدبہ رقوم کا حصول ہندوستانی فوج کو قومی بنانے کے لئے جدوجہد اور فوجی مصارف میں تخفیف کے لئے کوشش صنعتوں اور بالخصوص گھریلو صنعتوں کی ترویج۔ ملک کی اقتصادی فلاح کے پیش نظر کرنسی۔ سکوں کے مبادلہ اور اشیاء کے نرخوں کی تعدیل۔ دیہاتی لوگوں کی تعلیمی۔ معاشرتی۔ تمدنی اور اقتصادی اصلاح کی حمایت۔ مزارعین پر سے قرضہ کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی تجاویز۔ پرائمری تعلیم کو مفت اور جبری قرار دینے کی کوشش زبان اردو اور فارسی رسم الخط کی حفاظت مسلمانوں کی عام اصلاح کے لئے تلاش ذرائع۔ ٹیکسوں کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے اقدام۔ یہ سب کی سب باتیں ایسی ہیں۔ جن سے کسی صوبائی مسلم پارٹی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ پھر انہی اغراض کو پیش کر کے صوبوں میں متوازی جماعتیں قائم کرنا ہرگز قرینِ عقل و دانش نہیں۔ لیگ کے لئے صحیح راستہ یہ تھا۔ کہ صوبائی مسلمانوں کو اپنے اپنے مخصوص حالات کے مطابق جماعتیں قائم کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دیتی۔ اور پھر دوسرے مسلمانوں کے علاوہ صوبائی اسمبلیوں کے مسلم ارکان کو لیگ کی رکنیت کا موقع دیتی اور مرکزی مجلس وضع قوانین کے لئے ان کے مشورہ سے ان میں سے ایسے لوگوں کا انتخاب کرتی۔ جو مرکز میں مسلمانوں کے مجموعی مفاد کے حصول کے لئے متحدہ طور پر سرگرم عمل ہوتے۔ یہ ایک نہایت اعلیٰ اور ارفع طریق تھا۔ جس پر گامزن ہو کر لیگ نہ صرف اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی تھی۔ بلکہ تمام مسلمانوں کی تائید بھی اسے حاصل ہو سکتی تھی۔ مگر لیگ نے جو راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ اُسے کامیابی کی منزل تک نہیں لے جا سکتا۔ کیونکہ اس کے اندر خود اس کی تباہی کے جراثیم موجود ہیں۔ اور اس کی تعمیر اور ترکیب ہی اس کی افسوسناک ناکامی کا ثبوت دے رہی ہے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہی ہے ؎

مری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی

صدر احرار مولوی حبیب الرحمن کی نہایت گندی اور اشتعال انگیز تقریر

مسجد شہید گنج کا خیال چھوڑ دو۔ اور مرزائیوں کو ہندوستان سے نکال دو

۱۵ر جون بوقت ۹ بجے شب مجلس احرار کا ایک پبلک جلسہ اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب میں منعقد ہوا۔ مختلف بازاری لوگوں نے نظمیں پڑھیں۔ جن میں سے جانباز امرتسری کی نظم بعنوان "مرزا محمود کا سہرہ" حد درجہ گندی اور اشتعال انگیز تھی۔ جس میں نہ صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذاتِ اقدس کے خلاف بیہودہ سرائی کی گئی تھی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف بھی نہایت سوقیانہ انداز اختیار کیا گیا تھا۔ نظموں کے بعد مولوی حبیب الرحمن کی باری آئی۔ اس نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر شروع کی۔ اور اتنا گند اچھالا۔ کہ منہ کی جھاگ سے ڈاڑھی بھی تر ہو گئی۔ تقریر کا کسی قدر خلاصہ درج ذیل ہے۔

مسلمانو! مسجد شہید گنج کا خیال چھوڑ دو۔ وہ تمہیں موجودہ حالات میں نہیں مل سکتی۔ ہمارے رسول ۱۳ سال تک مکہ میں رہے۔ اور اپنی آنکھوں سے خانہ خدا کی بے حرمتی دیکھا کئے۔ لیکن آپ نے کبھی کافروں سے یہ نہ کہا۔ کہ مجھے اس میں نماز پڑھنے دو۔ یا اس کو بتوں سے پاک کر دو۔ کیونکہ آپ سیاست سمجھتے تھے۔ اور خوب جانتے تھے۔ کہ "ڈنڈا پیر مشٹنڈا ہے۔" یعنی ایسا کرنے کے لئے اس وقت آپ کے پاس طاقت نہ تھی۔ اس لئے خاموش رہے۔ ارے مسلمانو! کہو تو ایک راز کی بات بتا دوں (جب کسی نے نہ پوچھی تو کہنے لگا) بولتے کیوں نہیں۔ کیا بتا دوں (آوازیں۔ ضرور ضرور) ہاں تو سنو۔ تم میں اس وقت طاقت نہیں۔ کہ شہید گنج کو بزور حاصل کر سکو۔ اس لئے انتظار کرو۔ کہ وہ وقت آجائے۔ جب تم طاقتور ہو جاؤ گے۔ اور حکومت حاصل کر لو گے۔ تو ایک شہید گنج کیا ہزاروں شہید گنج تمہارے قبضے میں آجائینگے۔ پہلے انگریز کو کان سے پکڑ کر نکالو۔ پھر مسجد کا سوال زبان پر لاؤ۔ مرزا بشیر الدین محمود انگریز کا جاسوس ہے۔ اس نے مسجد کو گروایا۔ میں شملہ میں تھا۔ اور ابھی مسجد کا کوئی جھگڑا نہ تھا۔ تو ایک دن ایک کانگرسی نے مجھے بازار میں کہا۔ "مولوی صاحب ہوشیار رہو۔" میں نے پوچھا "کاہے کے لئے" کہنے لگا "عنقریب جان لوگے۔" چنانچہ وہی ہوا۔ اور یہ سازش ہمیں بدنام کرنے کے لئے پیدا کی گئی۔ مرزائیوں کو ہندوستان سے نکال دو۔ پھر دیکھو۔ کیسا ملک میں امن ہوتا ہے۔ یہ بڑے شیطان اور غدار ہیں۔ لوگو! میں تم کو نبوت کی شان بتا دوں؟ یہ لوگ (احمدی لوگ) تو ایک بازاری آدمی (خاکش بدہن) کو نبی سمجھ بیٹھے ہیں۔ لیکن میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ نبی انگریز کے ڈر کے مارے الہام بند نہیں کیا کرتا۔ وہ تو جرأت اور شجاعت کا مجسمہ ہوتا ہے۔ ظفر علی خاں غدار اور مرزائیوں کا آلۂ کار ہے۔ سر فضل حسین۔ مرزا محمود ظفر اللہ خاں سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ کوئی وزارت کے لئے کوشاں ہے۔ تو کوئی صدارت پر مرتا ہے۔ مسلمانو ہمیں ووٹ دو۔ ہم ان کو کونسلوں سے کان پکڑ کر باہر نکال دینگے۔"

اس تقریر کے دوران میں دو تین دفعہ آوازے بھی کسے گئے۔ اور گڑبڑ ہوئی۔ لیکن حبیب الرحمن نے یہ کہکر خاموش کرایا۔ کہ خدا کے واسطے اب چپ رہو۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا جائیگا۔ لیکن تقریر ختم ہونے پر یہ کہکر ٹال دیا۔ کہ وقت بہت ہو گیا ؛ (نامہ نگار)

قادیان کے احرار کی فتنہ انگیزی

پولیس کا نہایت ہی قابلِ مذمت رویہ

قادیان ۱۷ر جون۔ خدا کی شان آج محلہ دار الرحمت میں پھر ایک اور چھوٹا بچہ فوت ہو گیا۔ جس کے دفن کرنے میں احرار کے علاوہ پولیس نے بھی سخت تکلیف دہ اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کیا۔ اول تو قبر کھودتے وقت پولیس کے چند بے وردی سپاہیوں نے آ کر کہا قبر مت کھودو جب تک کسی افسر کی اجازت نہ ہو۔ اس پر انہیں کہا گیا۔ یہ ہمارا قبرستان ہے۔ ہمیں کسی سے اجازت لینے کی کیا ضرورت۔ اس پر پولیس والے چلے گئے۔ اور پھر وردیاں پہن کر اور ہتھکڑیاں لے کر آ گئے۔ اتنی دیر میں جنازہ آ گیا۔ جب بچہ دفن کیا جا رہا تھا۔ تو بہت سے پولیس مین چند احراریوں کو ساتھ لے کر آ گئے۔ اور جب دفن کرنے کے بعد دعا کی جا رہی تھی۔ تو پولیس دھکیل کر احراریوں کو قبر کی طرف بڑھانے اور ہمارے آدمیوں کو پیچھے ہٹانے لگی۔ حتیٰ کہ پولیس والوں نے احمدیوں پر لاٹھیاں بھی اٹھا لیں۔ اور مارنے کے لئے لپکتے رہے۔ ایک احمدی کے رخسارے پر چوٹ لگی۔ اور خون بہ نکلا۔ غرض پولیس نے نہ صرف خود قابلِ مذمت رویہ اختیار کیا بلکہ احراریوں کو آگے دھکیلتی اور فساد کرنے کے لئے ابھارتی رہی۔ اس کشمکش میں بچہ کو دفن کرنے کے بعد احمدی واپس آ گئے ؛

امن قائم کرنے کی ذمہ دار پولیس کے اس رویہ کے خلاف ہم سخت احتجاج کرتے۔ اور اعلیٰ حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ اس کی اصلاح کی جائے۔ ورنہ اگر فساد ہوا۔ تو اسکی ساری ذمہ داری پولیس پر ہوگی۔ جو فساد پیدا کرانے کی خواہشمند معلوم ہوتی ہے۔ اور اس کے لئے پوری کوشش کر رہی ہے۔

آج عصر کے بعد بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے احاطہ میں گورداسپور کے ایک مجسٹریٹ صاحب نے

درس القرآن کے خریداروں کو اطلاع۔ اس پرچہ میں درس القرآن کے اہم تا ہم صفحات کا ضمیمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی ایسے بھائی کو جنہوں نے اپنے نام درس جاری کرنے کیلئے لکھا ہو ضمیمہ کے ذکورہ بالا

آل انڈیا نیشنل لیگ سے بیتابانہ التجا

نوجوانانِ جماعت احمدیہ ہر قربانی پیش کرنے کیلئے تیار ہیں

چند سالوں سے پنجاب میں ایک نام نہاد مجلس احرار قائم ہوئی ہے۔ اس کے کرتا دھرتا ۱۹۱۸ء سے لے کر اب تک مختلف ناموں سے پبلک کے سامنے ظاہر ہوتے رہے ہیں لیکن ہر نام کے ساتھ جوان لوگوں نے کام کئے۔ وہ صریحاً تخریبی اور مسلمانوں کی تباہی کا باعث بنے۔ احرار نام اختیار کرنے کے بعد انہوں نے اپنا سارا زور اور ساری طاقت احمدیت کے خلاف صرف کرنی شروع کر دی۔ والنٹیر بھرتی کرنے لگ گئے۔ عوام کو احمدیت کے خلاف اُکسایا گیا۔ اور ان کو تلقین کی گئی۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو احمدیوں کو تنگ کیا جائے۔ ان کی عزت و آبرو اور ان کی جان و مال پر حملے کئے جائیں۔ غرض احمدیوں کو تختۂ مشق بنایا گیا۔ اور مرکز احمدیت پر یورش کی گئی۔ اور شرمناک مظالم کرنے کے لئے قادیان کو چنا گیا۔ ہمارے سامنے سر بازار ہمارے مقدس آقا کو گالیاں دی گئیں۔ دل آزار ٹریکٹ لکھے اور چھاپے گئے۔ ہماری جائدادوں پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ احمدی مستورات کی ہتک کی گئی۔ ہمارے راستے بند کئے گئے غرضیکہ ہر ممکن طریق سے تنگ کیا گیا۔ ہم بھی آخر انسان تھے۔ اور دل و جگر رکھتے تھے۔ یقیناً ہماری وہ حالت ہو چکی تھی۔ جو آپے سے باہر کر دینے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد نے کہ صبر کرو صبر کرو خدا تعالےٰ آسمان سے تمہاری مدد کرے گا ہم نے تمام مظالم سہے۔ اور خاموش رہے کیوں؟ اس لئے کہ ہمیں خواہ آروں سے بھی چیر دیا جاتا۔ ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز کی پروا نہ کر کے اپنی اخروی زندگی تباہ کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ ہم جانتے تھے۔ کہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں۔ اسی میں ہماری بہتری ہے:۔

احرار نے جب دیکھا۔ کہ اس طرح ان کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو انہوں نے ایک ذلیل۔ اور کمینہ شخص سے ہماری ایک نہایت ہی قابل احترام ہستی پر حملہ کرا دیا۔ اس ہستی پر جس کے لئے ہزاروں احمدی اپنی جانیں قربان کر دینا موجب فخر اور سعادتِ دارین سمجھتے ہیں۔ اس حادثہ نے ہمارے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ دُنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔ مگر اپنے آقا اور مولا کی تلقین پیش نظر رہی۔ بجائیکہ ہمارے بڑے بڑے باوقار بزرگ اپنی بے بسی پر بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے رہے:۔

یہ سب کچھ ہوا۔ اور ہم نے حکومت کو بار بار توجہ دلائی۔ مگر حکومت کانوں میں تیل ڈالے پڑی رہی۔ اسی دوران میں حضرت امیر المومنین (فداہ امی و ابی) نے ہماری حالت پر رحم فرما کر ہمیں ایک سیاسی انجمن قائم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔ جو نہ صرف احمدیوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرے۔ بلکہ یہ بھی قرار پایا۔ کہ تمام اقوام کے حقوق کی نگہداشت اس کے فرائض میں سے ہو۔ اس انجمن کو قائم ہوئے۔ قریباً ڈیڑھ سال ہونے آیا۔ اس عرصہ میں احرار برابر اپنی شرارتوں میں بڑھتے گئے میں ان واقعات کا تذکرہ کر کے اپنے اور اپنے بھائیوں کے زخموں کو تازہ نہیں کرنا چاہتا۔ اور ضرورت بھی نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ ہر احمدی کو یاد ہیں۔ اور کسی احمدی کا ان واقعات کو بھول جانا ایسا ہی ناممکن ہے۔ جیسا کہ اپنے آپ کو بھول جانا:۔

اب بعض مخفی وجوہات کی بنا پر احرار نے قادیان کے علاوہ اپنی شرارتوں کو باہر کی احمدی جماعتوں کی طرف پھیر دیا ہے۔ اور ان کے منظم قاتلانہ حملہ کا سب سے پہلے نشانہ بننے کا فخر ڈسکہ کی جماعت کو حاصل ہوا ہے۔ جس کے لئے وہاں کے احمدی مبارکباد کے مستحق ہیں:۔

اب احرار کا پروگرام کیا ہے۔ وہی جس کا انہوں نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ تلواریں لے لو۔ اور احمدیوں کو (خاکم بدہن) مٹا دو۔ چنانچہ کئی جگہ پہلے سے بہت بڑھ کر احمدیوں پر تشدد کیا جا چکا ہے:۔

ان حالات میں میری التجا یہ ہے کہ کیا اب بھی ہمارے لئے وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ہم پوری طرح بیدار ہو جائیں۔ اور کسی مؤثر طریق پر اپنی جان و مال و عزت آبرو کی حفاظت کریں۔ اس کے لئے نیشنل لیگ کو توجہ کرنی چاہیئے۔ دُشمن اس وقت ہم سے مذہبی جنگ نہیں کر رہا۔ بلکہ اس کی کوشش یہ ہے۔ کہ وہ ہمیں شہری اور ملکی حقوق سے محروم کر دے اور ان حقوق کی حفاظت کرنا نیشنل لیگ کا فرض ہے۔ مگر نہایت ہی حیرت کی بات ہے۔ نیشنل لیگ نے ابھی تک ہمارے سامنے اپنا کوئی پروگرام نہیں رکھا۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے کوئی پروگرام تیار نہیں کیا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ کم از کم اس کی تشہیر نہیں کی گئی۔ کیا ان واقعات کے بعد ہمیں کچھ اور تازیانوں کی ضرورت ہے۔ کیا یہ رُوح فرسا حالات ہمارے لئے کافی نہیں۔ کہ بیدار ہو کر اپنے لئے۔ اور اپنے مستقبل کو شاندار بنانے کے لئے کوئی پروگرام تیار کر کے اس پر دیوانہ وار عمل شروع کر دیں؟ کیا ان حالات میں ہم یہ امید کر سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے حقوق کی حفاظت کے لئے جو پروگرام نیشنل لیگ نے تیار کر رکھا ہے۔ وہ فوراً منصۂ شہود پر آ جائے گا۔ اور جلد سے جلد یہ کوشش شروع کر دی جائے گی۔ کہ ہم اپنے حقوق کو محفوظ کر سکیں:۔

میں حیران ہوں۔ کہ اتنے لمبے عرصہ تک نیشنل لیگ نے کیوں کوئی پروگرام تیار کر کے ہمارے سامنے نہیں رکھا۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ پروگرام نہایت سخت ہو۔ اور صدر محترم یہ سمجھتے ہوں۔ کہ نوجوانوں میں ان تکالیف کو برداشت کرنے کی ابھی طاقت پیدا نہیں ہوئی۔ اور نوجوانوں کو مزید ٹریننگ کی ضرورت ہے۔ گو دُوسروں کی طرف سے جو مظالم کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے نوجوان ان کو برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر یہ مجبُوری کے ماتحت ہوتا ہے۔ لیکن اپنے طور پر وہ اس قدر تکالیف اٹھا سکیں گے۔ یا نہیں۔ یہ غور طلب امر ہے اگر پروگرام پیش نہ کرنے کی یہ وجہ ہے تو میں کہُوں گا۔ کہ یقیناً یہ ہم نوجوانوں کی بدقسمتی ہے۔ کہ ہمارے بزرگ ہم پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں۔ مگر کیا ان کے یہ خدشات حقیقی ہیں؟ میں یہ ماننے کے لئے قطعاً تیار نہیں۔ جو واقعات پیش آ رہے ہیں۔ یقیناً وہ ایسے ہیں۔ جن کو سنکر ہر احمدی اور خصُوصاً نوجوان کا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے۔ مگر اس کے سامنے چونکہ کوئی پروگرام نہیں۔ اس لئے وہ سرد آہ بھر کر خاموش ہو جاتا ہے آخر وہ بیچارہ کرے بھی تو کیا؟ پروگرام بنانا تو اس کے اختیار میں نہیں۔ ورنہ اغلب ہے کہ وہ اب تک بہت کچھ کر چکا ہوتا:۔

پس میں التجا کرتا ہُوں۔ بیتابانہ التجا۔ کہ ان واقعات کو کافی سمجھ کر ایک طرف تو جماعت کا نوجوان طبقہ اگر اس میں ابھی کچھ کمی باقی ہے۔ اسے جلد سے جلد دُور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے اور دوسری طرف آل انڈیا نیشنل لیگ نوجوانوں کے سامنے ایسا پروگرام رکھے۔ جس پر چل کر ہم لوگ جماعت کے حقوق کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کریں:۔

آخر میں مَیں اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ ہم اپنے اندر یہ جذبہ موجزن پاتے ہیں کہ اگر احمدیت کے لئے ہمیں اپنی جان تک قربان کر دینی پڑے۔ تو ہم اسے فضلِ الٰہی سمجھتے ہُوئے ہنس ہنس کر پیش کر دیں گے اور پھر کہیں گے۔ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

خاکسار بشیر جالندھری

احراری شرافت

آج لاہور میں مولوی مظہر علی صاحب یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ کہ "اگر صلح کرنی ہے۔ تو شریفوں کی طرح سامنے آؤ۔ رذیلوں کی طرح مسلمانوں کو خراب مت کرو۔" (انقلاب ۹ر جون) اللہ اللہ۔ یہ الفاظ کس زبان سے نکلے۔ الہٰی احرار کے ایک "زعیم" کی زبان سے جن کے ہر فعل سے رذالت ظاہر ہے اور جن کا کوئی بھی عمل شرافت کے معیار پر پورا نہیں اترا۔ اگر کوئی احرار کے گذشتہ دو ہی سال کے اعمال کا جائزہ لے۔ تو ان میں سے ہر عمل کو ننگِ شرافت پائیگا پھر وہ دوسروں سے شریفانہ سلوک کی تمنا کیونکر کرسکتے ہیں۔

اسلامیانِ ہند شاہد ہیں۔ کہ احرار محض سیاسی اغراض کی تکمیل اور کونسلوں میں داخلہ کی خاطر ہر قسم کی ناپسندیدہ اور رذیل حرکات اپنے لئے مباح سمجھتے ہیں۔ اگر ان کی سیاست کبھی اس بات کی متقاضی ہوئی۔ کہ وہ اظہر من الشمس حقائق سے انکار کردیں۔ تو انہوں نے اس میں بھی کوئی عار محسوس نہ کی اور اگر ان بندگانِ ہوا و ہوس نے کسی مقصد کے لئے بہتان طرازی اور افترا پردازی کو ضروری سمجھا۔ تو وہ اس سے بھی باز نہ رہے۔ اور پبلک میں لانے میں قطعاً ندامت محسوس نہ کی۔ ان کے نزدیک شرافت بلکہ انسانیت کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ جب بھی ان کے قلوب میں کسی شخص کے خلاف جذبات نفرت پیدا ہوئے۔ اس کی دنیوی حیثیت و شرافت کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے اس پر نہایت رکیک حملے کرنے لگ گئے۔

ذیل میں ہم احرار کے چند ایک کارہائے نمایاں" جن میں ان کی رذالت کا پہلو عیاں ہے پیش کرکے مسٹر مظہر علی سے دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ اپنے لئے شریفانہ سلوک کا مطالبہ کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں۔

(۱)

اس دن کی یاد جماعت احمدیہ کے زخمی قلوب سے کبھی محو نہ ہوگی۔ جبکہ ایک بدبخت کمینہ فطرت ننگ انسانیت نے بعض گندی فطرت والوں کی تحریک پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند اور جماعت احمدیہ کی مقدس و محترم ہستی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر بزدلانہ حملہ کیا۔ آج بھی جبکہ اس اسفناک واقعہ ہائلہ پر ایک سال کا عرصہ گذرنے کو ہے اس کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ تو ہمارے خون کھولنے لگتے ہیں۔ مگر وہ واقعات و حقائق جن پر الفضل کی اس دل ہلا دینے والے سانحہ سے چند دن قبل کی اشاعتیں شاہد ہیں۔ اس کی ذمہ داری اس گداگر پر نہیں رکھتے۔ بلکہ ان پلید فطرت احرار پر عائد کرتے ہیں۔ جو محض حرص و آز کی خاطر اس خلافِ انسانیت سازش میں شریک ہوئے۔ اور اس طرح انہوں نے اپنی شرافت و انسانیت کا نہایت بھیانک نظارہ پیش کیا۔ کیا رہنمایانِ احرار ایسے رذیل افعال کے ارتکاب کے بعد بھی توقع رکھتے ہیں۔ کہ ان کو شریف سمجھا جائے۔

(۲)

احرار کی وحشت و بربریت پر ڈسکہ کے وہ بھائی شاہد ہیں۔ جن پر احرار کے چیلوں نے بے انتہا ظلم و ستم روا رکھے۔ معزز احمدی افراد پر رہنمایانِ احرار کی ترغیب سے شب کی تاریکی میں ایک منظم سازش کے ماتحت کلہاڑیوں اور دیگر اسلحہ سے قاتلانہ حملے کئے گئے۔ انہیں متواتر کئی گھنٹوں تک مسجد میں محبوس رکھا۔ اور خانہ خدا میں گھس کر ان پر حملے کئے گئے۔ نیز ان کی جائدادوں کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان المناک حالات کو سنکر فطرتِ انسانی تلملا اٹھتی ہے۔ کیا اس رذالت کے بعد بھی احرار خیال کرتے ہیں۔ کہ انہیں شریف قرار دیا جائے۔

(۳)

احرار کا ہر شورش سے مقصد ہمیشہ شکم پُری رہا ہے۔ جس کے لئے انہیں مختلف اوقات میں کبھی حکومت کشمیر کے خلاف علمِ شرارت بلند کرنا پڑا۔ تو کبھی سادہ لوح مسلمانوں کے جذباتِ ملّی و مذہبی کو ابھارنا پڑا کبھی انہیں سلطان ابن سعود کے خلاف شور مچانا پڑا۔ تو کبھی اعلیحضرت نظام دکن کے خلاف سوقیانہ انداز میں لب کشائی کی ضرورت پیش آئی۔

ان دنوں جبکہ مسلمان احرار سے ان کی اسلام دشمنی کے باعث متنفر ہو چکے تھے۔ اور ان کے لئے طلبِ زر کے تمام ذرائع مسدود ہو چکے تھے۔ زعمائے احرار نے سلطان ابن سعود کے خلاف نہایت غیر شریفانہ پروپیگنڈا شروع کردیا۔ اور جیسا کہ لیڈروں کے واقعات شاہد ہیں۔ اس پروپیگنڈا کی غرض محض تحصیل زر تھی۔ چنانچہ اس طرح سلطان ابن سعود کے خلاف شور مچانے کے بعد چالباز مجلس احرار کا ایک وفد بظاہر حج کے لئے لیکن درحقیقت سلطان سے خراج وصول کرنے کی غرض سے عازمِ حجاز ہوا۔ سلطان نے کچھ دیا اور کچھ تنبیہ کی۔ اور وہ آئندہ محتاط رہنے کا وعدہ کرکے گھر کو لوٹا۔ لیکن ہندوستان میں قدم رکھتے ہی پھر انہوں نے سلطان کے خلاف پروپیگنڈا شروع کردیا۔ یہ ان کی "شرافت" کی ایک دلیل ہے۔ (رذالت) اسی کی مقتضی تھی۔

(۴)

پھر حال میں ہی اعلیحضرت نظامِ دکن کے متعلق نہایت ہتک آمیز الفاظ استعمال کرنا شروع کر دیئے۔ بھرے جلسوں میں گالیاں دی گئیں۔ بے حد شور مچایا گیا۔ لیکن جب دیکھا۔ مسلمانانِ ہند سخت مشتعل ہو رہے ہیں۔ تو پھر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور اس طرح ان کی "احراری شرافت" ظاہر ہو گئی

(۵)

مسجد شہید گنج کی بازیابی کی خاطر مولوی ظفر علی صاحب نے مسلمانوں کو متحد کرنا چاہا۔ لیکن احرار نے اپنے چند دن میں کسی غیر کی شرکت گوارا نہ کرتے ہوئے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنا لی۔ جب تمام مساعی اتحاد و اتفاق ناکام رہیں۔ تو مولوی ظفر علی صاحب نے ایک اور طریق کار سوچا۔ انہوں نے مجاہد کے صفحات پر نگہ ڈالی۔ تو بے شمار افترا پردازیاں نظر پڑیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی تھی۔ کہ اختر علی صاحب نے ایک اہم دستاویز سکھوں کے پاس فروخت کردی ہے۔ اختر علی صاحب نے احرار کے نام نوٹس بھجوایا۔ کہ معافی مانگو۔ اور پانچ ہزار روپیہ ادا کرو۔ ورنہ عدالت میں چارہ جوئی کی جائے گی۔ احرار جو بے مائیگی اور بے بضاعتی کے باعث مجاہد کی ضمانت کے لئے ایک ہزار روپیہ بھی مہیا نہ کرسکے پانچ ہزار روپیہ کہاں سے دیتے۔ انہوں نے گجرات کے بعض لوگوں کے ذریعہ صلح کے لئے سلسلہ جنبانی شروع کیا۔ مولوی ظفر علی صاحب تو اس موقعہ کے منتظر تھے ہی۔ جھٹ پہونچے اور صلح کرلی۔

لیکن احرار نے اپنا مطلب نکل جانے کے بعد فوراً اُسے توڑ دیا۔ چنانچہ سیالکوٹ کے گزشتہ دنوں کے واقعات اس امر پر شاہد ہیں۔ اور نہ صرف صلح نامہ ریزہ ریزہ کردیا۔ بلکہ مولوی ظفر علی پر حملہ کرکے ان کو زخمی کردیا۔

یہ ہے احراری شرافت و تہذیب کا بھیانک منظر۔ جن لوگوں کی شرافت کا یہ حال ہو۔ وہ نہ شریف سمجھے جا سکتے ہیں۔ اور نہ انہیں شریفانہ سلوک کے قابل سمجھا جاسکتا ہے۔ خاکسار محبوب عالم خالد۔ قادیان

جماعت احمدیہ بٹاویہ (جاوا) کا ایک نیک مقصد
اور
ہندوستان کے احباب سے اسکی توقعات

جماعت احمدیہ بٹاویہ نے اپنی لائبریری کو مکمل بنانے اور تبلیغی ضروریات کے پیشِ نظر ارادہ کیا ہے کہ رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (انگریزی) اور اخبار "سن رائز" کی تمام جلدیں حاصل کی جائیں۔ اسی طرح انگریزی کی وہ تمام کتب جو احمدیت کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ اور جو تبلیغ کا نہایت عمدہ ذریعہ ہیں۔ حاصل کی جائیں۔ صاحبِ استطاعت اصحاب جماعت احمدیہ بٹاویہ کے اس نیک مقصد میں مدد کرکے ثواب حاصل کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

دو کتابوں کی قیمت میں رعایت

اس سے پہلے بک ڈپو کی کتابوں کی قیمتوں میں نظارت ہٰذا نے مناسب کمی کردی ہے۔ اب مندرجہ ذیل دو کتابوں کی قیمتوں میں مناسب کمی کی جاتی ہے

نام کتاب	سابقہ قیمت	قیمت جواب مقرر کی گئی ہے
تحفہ پرنس آف ویلز مجلد انگریزی	۱۲ر	۸ر
دعوۃ الامیر فارسی مجلد	عہ	عمر

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت کی مختصر رپورٹ

بابت ماہ مئی ۱۹۳۶ء

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تین مستقل مرکزوں میں تبلیغ بذریعہ مستقل مجاہدین و وقف کنندگان رخصت بدستور جاری ہے۔ ان کی ہفتہ وار رپورٹیں دفتر میں باقاعدہ آتی ہیں۔ آمدہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارے مجاہدین کی مسلسل تبلیغ کی وجہ سے لوگوں میں سے مخالفت کا جذبہ بہت حد تک دور ہوتا جا رہا ہے۔ معززین شدہ پیشانی اور اخلاص سے پیش آتے ہیں۔ عوام شوق سے مذہبی گفتگو سنتے ہیں۔ اکثر جگہ مجاہدین سے استدعا کی گئی۔ کہ باقاعدہ مرکز بنا کر رہیں۔ ان کو اور ان کے بچوں کو دین اسلام کی تعلیم دیں۔ (احباب کرام کو حضور کے مطالبہ وقف رخصت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ جہاں جہاں اس قسم کی درخواست کی جا رہی ہے۔ وہاں دینی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جا سکے) عرصہ زیر رپورٹ میں مستقل مرکزوں میں بیس مجاہدین نے کام کیا۔ اور چھ اشخاص نے بیعت کی ؛

واقفین رخصت کا حلقہ اتنا وسیع ہو گیا ہے۔ کہ باوجود پوری کوشش کے مکمل ریکارڈ نہیں رکھا جا سکا۔ ایک کافی تعداد ایسے احباب کی ہے۔ جو بغیر دفتر تحریک جدید میں اطلاع کئے تبلیغ کو چلے جاتے ہیں۔ اور اپنے موعودہ حصہ میں تبلیغ کر کے واپس آ جاتے ہیں۔ ایسے احباب کے نام ہمارے تبلیغی نظام میں نہیں آتے۔ اسی طرح کئی نوجوان ایسے ہیں۔ جو حضور کے مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت بغیر اطلاع کئے تبلیغ کے لئے نکل گئے ہیں ایسے احباب جن کو دفتر ہذا کی طرف سے کسی خاص مصلحت کے ماتحت ہندوستان کے مختلف مقامات پر بھیجا گیا۔ یا جانے کی اجازت دی گئی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ان کی تعداد دفتری ریکارڈ کی رو سے ۵۸ ہے۔ اسی طرح مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت صرف چار نوجوان روانہ ہوئے جن کو تصدیقی سارٹیفکیٹ دیئے گئے۔

اس جگہ غیر مناسب نہ ہوگا۔ اگر احباب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کر دیا جائے کہ مخالفین احمدیت ہمارے خلاف ہر ناجائز طریق اختیار کر رہے ہیں۔ لہذا ہر ایسے نوجوان پر جو اپنے آپ کو مطالبہ نمبر ۱۵ کے ماتحت تبلیغ کے لئے نکلا ہوا ظاہر کرے۔ کامل اعتماد نہ کیا جائے۔ ہاں محتاط صورت میں حسن سلوک کر دیا جائے۔ دفتر تحریک جدید صرف ان نوجوانوں کی تصدیق کر سکتا ہے۔ جن کے پاس دفتر تحریک جدید کی طرف سے مطبوعہ فارم پر بثبت مہر و دستخط انچارج تصدیقی سارٹیفکیٹ ہو۔ اس کے متعلق اخبار الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں بھی اعلان کیا جا چکا ہے ؛

تبلیغ بیرون ہند

واقفین زندگی میں سے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴ مجاہدین بیرون ہند بھیجے جا چکے ہیں۔ ان میں سے ۱۲ نے مطابق ہدایات تبلیغ کا کام شروع کر دیا ہے ان کی ہفتہ وار رپورٹیں بذریعہ ہوائی ڈاک دفتر تحریک جدید میں باقاعدہ آتی ہیں۔ جن کے قابل اشاعت اقتباسات احباب کی آگاہی کے لئے درج اخبار کر دیئے جاتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ میں ملک ہنگری میں چار معززین داخل سلسلہ احمدیہ ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے لئے ایک بہت وسیع میدان تیار ہو رہا ہے

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ اپنے نو مبائع بھائیوں کی استقامت اور مجاہدین کی صحت و کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جو نوجوانی کی عمر میں کسی دنیاوی مفاد کے لئے نہیں۔ بلکہ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے والدین بھائی بہنوں۔ عزیز رشتہ داروں سے جدا ہو کر اپنے وطن سے ہزاروں کوس دور ڈیرے ڈالے پڑے ہیں۔ نیز ان دو مجاہدین کے لئے بھی جو لگاتار مہینوں سے سفر میں ہیں ان کے منزل مقصود پر بخیریت پہونچنے کے لئے دعا کی جائے۔

مجاہدین بیرون ہند میں عرصہ زیر رپورٹ میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ ایک نیا گروپ تیار ہو رہا ہے۔ جو اپنا تعلیمی کورس بڑی سرعت سے ختم کر رہا ہے روزانہ ۲ گھنٹہ کی ڈائری دفتر میں آتی ہے۔ اور ضروری ہدایات دی جاتی ہیں۔

ٹریکٹ

عرصہ زیر رپورٹ میں تحریک جدید کی طرف سے کوئی نیا ٹریکٹ شائع نہیں کیا گیا مختلف قسم کے ٹریکٹ و پوسٹر تحریر فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ موجود ہیں۔ خواہشمند احباب دفتر ہذا سے مفت منگوا سکتے ہیں۔ (بشرطیکہ ان کا استعمال مفید طریق پر کرنے کا وعدہ کیا جائے)

پروپیگنڈا

پروپیگنڈے کا کام بذریعہ پانچ اخبارات بزبان اردو۔ عربی۔ انگریزی۔ سندھی بدستور ہو رہا ہے۔

بورڈنگ تحریک جدید

بورڈران تحریک جدید کی نگرانی و تعلیم و تربیت کا کام بذریعہ ایک سپرنٹنڈنٹ اور دو ٹیوٹروں کے ہو رہا ہے۔ چونکہ طلباء کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آج کل تعداد بورڈران ۱۰۸ ہے۔ اس لئے بورڈنگ سٹاف میں مزید کارکنوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔ لڑکے باقاعدہ نماز باجماعت اور حتی الوسع نماز تہجد و درس قرآن کریم میں شامل ہوتے ہیں۔ ورزش کے لئے کئی کھیلیں کھلائی جاتی ہیں۔ کھیتی باڑی کا کام بھی سکھایا جاتا ہے بورڈنگ تحریک جدید Prospectus مفت ارسال کئے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے اپنے بچوں کو داخل کرانے کی کوشش کریں ؛

انسداد بیکاری

دار الصناعت کے شعبہ جات میں خدا کے فضل سے کام بہت اچھا چل رہا ہے سارا کارخانہ و بورڈنگ ہاؤس ایک سپرنٹنڈنٹ کے ماتحت ہے۔ جو ہر شعبہ و بورڈنگ کی روزانہ کارگزاری کی رپورٹ دفتر تحریک جدید میں دیتے ہیں۔

شعبہ نجاری میں میز۔ کرسی صوفے۔ کوچیز وغیرہ نہایت عمدہ تیار ہو رہے ہیں۔ تھوڑے سے عرصہ میں کئی سو کے آرڈرز کی تعمیل ہو چکی ہے۔ اور ہو رہی ہے۔ مال بوجہ نفاست خوبصورتی اور پائداری بہت پسند کیا جاتا ہے۔ شعبہ چرمی میں نہایت اعلےٰ چمڑے سے ہر قسم کا نفیس عمدہ مال تیار ہو کر واجبی قیمت پر فروخت ہوتا ہے ؛

ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ بجائے کسی دوسری جگہ سے خریدنے کے اپنے کارخانوں کا تیار کردہ مال منگوائے۔

۱۹ر مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام تجارتی کارخانوں کا ملاحظہ فرمایا مینیجروں کو ہدایات دیں۔ بعض اشیاء اور بعض اشیاء کا کچھ حصہ حضور نے اپنے سامنے تیار کرا کر دیکھا۔ آخر میں دار الصناعت کے بورڈنگ ہاؤس کا ملاحظہ فرمایا۔ اور سپرنٹنڈنٹ صاحب بورڈنگ کو طلباء کی صحت کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت فرمائی ؛

دار الصناعت کے لئے ہر سہ ماہی کے بعد انتخاب ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ طلباء کو نہ صرف دستکاری سکھائی جائے۔ بلکہ کامیاب مبلغ بھی بنایا جائے۔ لہذا ہر امیدوار کا کم از کم پرائمری پاس ہونا ضروری ہے۔ انتخاب کے وقت یتیم و نادار بچوں کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

خط و کتابت

عرصہ زیر رپورٹ میں دفتر تحریک جدید میں ۱۲۰۰ خطوط موصول ہوئے۔ ۱۴۱۷ لکھے گئے ؛

احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ عملہ دفتر تحریک جدید کے لئے دعا کریں۔ تا وہ اپنے فرض کو کما حقہٗ ادا کر سکے ؛

انچارج تحریک جدید قادیان

احمدی انجمنہائے ضلع لائلپور کے دورہ کا پروگرام

پروگرام دورہ انجمن ہائے احمدیہ ضلع لائل پور شائع کرتے ہوئے تاکیدی طور پر لکھا جاتا ہے۔ کہ تمام انجمنیں پوری طرح تعاون کر کے دورہ کو کامیاب بنانے میں مدد دے کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

(۱) پہلا جلسہ چک ۵۶۵ ج ب میں ۲۵-۲۶-۲۷ جون ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔

دوسرا جلسہ مرزا دالا۔ براستہ جڑانوالہ ۲۹ جون ۱۹۳۶ء کو ہوگا۔

(۲) چوہدری والا چک ۱۰۵ براستہ جڑانوالہ۔ یکم جولائی تا ۷ جولائی۔ ایام ٹریننگ

تیسرا جلسہ چوہدری چک ۱۰۵، ۸-۹ جولائی ۱۹۳۶ء

(۳) بہلول پور چک ۱۲۷ براستہ سالار والہ سٹیشن ۱۱ تا ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء ایام ٹریننگ

چوتھا جلسہ بہلول پور چک ۱۲۷-۱۸-۱۹ جولائی ۱۹۳۶ء

(۴) تلونڈی چک ۱۰۸ براستہ جھبرہ ۲۱ تا ۲۷ جولائی۔ قاضی والا کی جماعت ٹریننگ کے لئے تلونڈی آیا کرے گی۔

پانچواں جلسہ تلونڈی چک ۱۰۸، ۲۸ تا ۲۹ جولائی ۱۹۳۶ء۔

(۵) گوکھووال چک ۱۲۱ براستہ لائل پور شہر ۳۱ جولائی تا ۶ اگست ۱۹۳۶ء ایک مبلغ یہاں ٹریننگ دے گا۔

چھٹا جلسہ گوکھووال چک ۱۲۱، ۷ تا ۸ اگست

(۶) جنڈانوالہ براستہ سٹیشن گٹی۔ ۳۱ جولائی تا ۶ اگست ۱۹۳۶ء۔ ایک مبلغ یہاں ٹریننگ دے گا۔

(۷) شہر لائل پور ۱۰ اگست تا ۱۶ اگست ایام ٹریننگ۔

ساتواں جلسہ (زیر اہتمام مجلس انصار اللہ لائل پور) ۱۷-۱۸-۱۹ اگست ۱۹۳۶ء

(۸) چک ۳۳۲ دھنی دیو براستہ لائل پور۔ ۲۱ تا ۲۷ اگست۔ ایام ٹریننگ۔

آٹھواں جلسہ چک ۳۳۲ دھنی دیو ۲۸-۲۹ اگست۔

(۹) گوجرہ شہر ۳۱ تا ۶ ستمبر ۱۹۳۶ء۔ ایام ٹریننگ

نواں جلسہ گوجرہ شہر ۷-۸ ستمبر

(۱۰) گوکھووال چک ۲۷۶۔ ۱۰ ستمبر تا ۱۶ ستمبر ایام ٹریننگ۔

دسواں جلسہ گوکھووال چک ۲۷۶، ۱۷ و ۱۸ ستمبر ۱۹۳۶ء براستہ اتا پکا ہوگا۔

(۱۱) کھتووالی چک ۳۱۲ براستہ جانی والا سٹیشن۔ ۲۰ ستمبر تا ۲۶ ستمبر۔ ایام ٹریننگ۔

گیارہواں جلسہ کھتووالی چک ۳۱۲، ۲۷-۲۸ ستمبر

(۱۲) کلیان پور چک ۲۴۲ براستہ گوجرہ۔ ۳۰ تا ۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء ایام ٹریننگ

بارہواں جلسہ کلیان پور چک ۲۴۲-۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء

تیرھواں جلسہ لودی ننگل چک ۲۰۹ دھوو چک ۲۱۵، ۱۰ اکتوبر دو جماعتیں مل کر جلسہ کریں۔ مقام جلسہ لودی ننگل ہوگا۔

چودھواں جلسہ شیر کا چک ۴۴۲ براستہ سٹیشن جھوک دتہ ۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء چک ارایا کی جماعت اس جلسہ کے انتظام میں شریک ہوگی۔ پندرھواں جلسہ چکو چک ۴۴۸ براستہ جڑانوالہ ۱۶-۱۷ اکتوبر۔ نوٹ:۔ احمدیہ کور کی ٹریننگ میں ۴۰ سال یا اس سے کم عمر کے تمام احمدی شامل ہوں گے۔ جنہیں خاکی نکر اور قمیص تیار کرا لینی چاہئے۔ قاضی محمد نذیر مبلغ سلسلہ احمدیہ

درسگاہ جہازرانی و تجارت بحری

انڈین مرکنٹائل میرین ٹریننگ شپ ڈفرن

گورنمنٹ آف انڈیا کو نیز دیگر جہاز ران اور تجارتی کمپنیوں کو اکثر ایسے کارندوں کی ضرورت رہتی ہے۔ جو جہازرانی کے کام اور بحری تجارت کے طریقوں میں ماہر ہوں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے گورنمنٹ نے ایک درسگاہ سٹیمر جہاز ڈفرن پر جاری کی ہوئی ہے۔ جس میں برٹش انڈیا اور ہندوستانی ریاستوں کے طلباء ہر سال داخل کئے جاتے ہیں۔ داخلہ کے لئے ایک امتحان لیا جاتا ہے۔ جو اس سال ۲ نومبر ۱۹۳۶ء کو ایک ہی وقت میں بمبئی۔ کلکتہ۔ لاہور۔ لکھنؤ۔ پٹنہ۔ مدراس۔ دہلی۔ رنگون اور کراچی میں شروع ہوگا۔ داخلہ امتحان کے لئے درخواستیں مطبوعہ فارم پر کرنی چاہئیں جو مفصلہ ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

The secretary to the Governing Body.
M.M.T.S. Dufferin Mazagao
Pier Bombay 10.

فارم پُر کرنے کے بعد دس روپیہ کے نوٹ کے ساتھ سکرٹری گورننگ باڈی کے پاس یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے پہلے بذریعہ رجسٹری بیمہ شدہ لفافہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ کوئی امیدوار جس کی عمر ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء کو ۱۳ سال ۸ ماہ سے کم اور ۱۶ سال سے زیادہ ہوگی۔ امتحان میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

کامیاب ہونے والے طلبا کو اپنے خرچ پر انٹرویو کے لئے جنوری ۱۹۳۷ء میں بمبئی حاضر ہونا پڑے گا۔ ان میں سے کمیٹی کل پچاس طلبا کا انتخاب کرے گی۔ جن میں سے نصف اگزیکٹو کورس اور نصف انجینئرنگ کورس کی تعلیم کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ ان طلبا کا طبی امتحان اور بالخصوص نظر کا امتحان لیا جائے گا۔ اس لئے صرف ایسے طلبا کو درخواست کرنی چاہئے۔ جن میں اس لحاظ سے کوئی نقص نہ ہو۔ درخواست کے ساتھ ایک طبی سارٹیفکیٹ ابتدائی بھی بھیجنا ہوگا۔ مگر کمیٹی کی طرف سے طبی امتحان الگ لیا جائے گا۔

داخلہ کے بعد تعلیم کی میعاد تین سال ہوگی۔ ہر سال کے دو حصے ہوں گے۔ پہلا ۱۰ جنوری سے ۱۳ مئی تک اور دوسرا یکم ستمبر سے ۱۰ ستمبر تک پہلے حصہ کی فیس ۲۲۵ روپیہ ہوگی۔ اور دوسرے کی ۱۷۵ جو ہر سال یکم جنوری اور یکم ستمبر سے پہلے علی الترتیب داخل کرنی ہوگی۔ پاس ہونے کے بعد ملازمت کے معقول مواقع میسر ہوں گے۔ جن میں ۱۴۰ روپیہ ماہوار سے ۱۰۰۰ ماہوار تک بلکہ بعض صورتوں میں اس سے زیادہ بھی تنخواہ مل سکے گی۔ جو دوست اپنے بچوں کو داخل کرا سکیں۔ وہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ مگر مناسب ہوگا۔ کہ سکرٹری صاحب گورننگ باڈی سے ۱۲ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر پراسپکٹس منگوا لیں اور ہر طرح سے اپنی تسلی کر لیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

اخبار "زمیندار" کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار زمیندار کے ایک گزشتہ پرچہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ قادیان میں بکڈپو کے نیچے جو کنواں ہے۔ اس پر کاہلواں کے خاکروبوں کو پانی نہیں پینے دیا جاتا۔ کیونکہ ان لوگوں نے مرزا صاحب کی بیعت تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ میں اس خبر کی تردید کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس خبر میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں۔ کاہلواں کے عیسائیوں کے تعلقات احمدیوں سے بدستور سابق نہایت خوشگوار ہیں۔ اور پہلے کی طرح اب بھی وہ لوگ قادیان کے احمدیوں کا کام اور محنت مزدوری کرتے ہیں۔ کسی احمدی نے ان کے ساتھ کبھی سختی نہیں کی زمیندار میں جو کچھ شائع ہوا ہے بالکل غلط ہے۔ خاکسار رہ۔ پطرس دتا۔ ایم۔ ای مشن کاہلواں۔

وصیّت نمبر ۵۱۷۴

منکہ عصمت زوجہ چودہری محمد بخش صاحب قوم رانجھہ عمر ۴۰ سال ساکن قادیان محلہ دارالفضل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور ایک ہزار روپیہ اس میں حصہ شامل ہے۔

العبد۔ عصمت بی بی دختر مولوی شیر محمد صاحب بقلم خود ۲۹/۴/۳۶

گواہ شد۔ عبدالرحیم پسر حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان

گواہ شد۔ عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

برگن ۱۶ رجون - ایک ہوائی جہاز جو برگن سے شمالی بلاد کی طرف پرواز کر رہا تھا - دھند کی تاریکی میں ایک پہاڑ سے ٹکرا گیا - جس کے نتیجہ میں سات آدمی جو اس میں بیٹھے ہوئے تھے ہلاک ہو گئے۔

برسلز ۱۶ رجون - بلجیم میں ہڑتال کے سلسلہ میں متعدد ناخوشگوار واقعات رونما ہو چکے ہیں - سینٹ والبرج کے مقام پر پولیس دو سو ہڑتالیوں سے متصادم ہوئی - ایک انسپکٹر اور دو کنسٹیبل شدید طور پر مجروح ہوئے - امن عامہ کی کمیٹی مزید حادثات کو روکنے کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لا رہی ہے - اندازہ لگایا گیا ہے - کہ ہڑتالیوں کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

رنگون ۱۶ رجون - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مقام ڈیڈ ائی میں بازار کے اندر آگ لگ گئی - تمام بازار جل کر راکھ ہو گیا - نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۶ رجون - کابینہ نے اس اصول پر اتفاق کیا ہے - کہ اٹلی کے خلاف تعزیرات منسوخ کر دی جائیں - بشرطیکہ جنیوا اسی فیصلہ پہ پہنچے اور یہ رائے قائم کرے - کہ تعزیرات ناکام رہی ہیں - اور قرار دے کہ یورپ کی صورت حالات کے پیش نظر یہ امر قرین صواب ہوگا کہ اٹلی سے جدید اساس پر تعلقات قائم کئے جائیں

شنگھائی ۱۶ رجون - چین میں خانہ جنگی کا اندیشہ کم ہوتا جا رہا ہے - اور مفاہمت کے امکانات قوی تر ہوتے جاتے رہے ہیں - جنوبی فوج علاقہ ہونان سے واپس جا رہی ہے - اور مرکزی حکومت کی فوج نے جنوب کی طرف پیشقدمی بند کر دی ہے - لیکن جاپانی قونصل جنرل نے دھمکی کے متعلق اندیشہ کیا جاتا ہے کہ شاید یہ احتجاج جنوبی چین اور جاپان کے درمیان ایک نئی آویزش پر منتج ہو۔

لنڈن ۱۶ رجون - مونٹری میں جو بین الاقوامی کانفرنس وردانیال اور باسفورس کے متعلق ترکی کے مطالبات پر غور و خوض کرنے کے بعد حتمی فیصلہ صادر کرنے کے لئے منعقد ہوگی - اس میں برطانوی وفد کی قیادت لارڈ سٹینلے ہوپ کریں گے۔

وائنا ۱۶ رجون - بیان کیا جاتا ہے کہ ہیپسبرگ کے خاندان کو واپس آسٹریا لانے کی کوششوں کی تہ میں زیادہ تر مسولینی کا ہاتھ ہے باخبر حلقوں کا بیان ہے - کہ مسولینی نے آسٹریا کے چانسلر کو ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ وہ حکومت آسٹریا اور آسٹرین جرمن نازیوں کے مابین ایک ثالث کی حیثیت سے مصالحت کرا دینا چاہتے ہیں نیز مسولینی نے وعدہ کیا - کہ اطالیہ ہمیشہ آسٹریا کے جذبۂ آزادی کی حمایت کریگا لیکن ساتھ ہی اس امر پر زور دیا - کہ وائنا اور برلن کی باہمی کشمکش اور خصومت کا یک قلم خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔

بمبئی ۱۶ رجون - میٹریکولیشن کے طلباء کے مظاہرہ سے متاثر ہو کر وائس چانسلر یونیورسٹی نے حکم دیا ہے کہ آئندہ کوئی شخص خاص اجازت حاصل کئے بغیر یونیورسٹی کمپاؤنڈ میں داخل نہیں ہو سکتا - یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے - کہ آج شام کو سینیٹ کا پھر جلسہ ہو رہا ہے - اور اسی کے پیش نظر کہ آج بھی کل کے واقعہ کا اعادہ نہ ہو یونیورسٹی کے دروازوں پر پولیس کا پہرہ مقرر کر دیا گیا

بیت المقدس ۱۶ رجون فلسطین میں ابھی تک دہشت انگیزی زوروں پر ہے - تلغرام اور جنین کے قریب برطانوی فوج کی رجمنٹ پر رات کے وقت پھر گولیوں کی بارش کی گئی - چنانچہ دو گورے مجروح ہو گئے - یافہ میں پولیس کی بارکوں پر بم پھینکا گیا - لیکن وہ پھٹ نہ سکا - اور کوئی نقصان نہ ہونے پایا۔

جنیوا ۱۶ رجون - ہندوستانی مزدوروں کے نمائندہ نے انٹرنیشنل لیبر آفس کے ڈائرکٹر کی رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے - کہ عنقریب تمام ایشیائی کانفرنس منعقد ہوگی۔

شملہ ۱۶ رجون - معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ٹیرف بورڈ کو توڑ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس منشا سے بورڈ کے صدر اور ممبروں کے نام احکام بھیج دیئے گئے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ رجون - ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرنے والی مہم کے لیڈر نے لکھا ہے کہ مون سون کے باعث آگے جانا ناممکن ہے - اس لئے مہم واپس آ رہی ہے۔

الجیریا ۱۶ رجون - آج کئی جنگی جماعتوں نے علی الاعلان حکومت فرانس کے خلاف پراپیگنڈا شروع کر دیا اور کاشتکاروں اور مزدوروں کو مجبور کرنا شروع کر دیا - کہ وہ ہڑتال کر دیں - اس سلسلہ میں بیس جنگی لیڈر گرفتار کر لئے گئے ہیں

امرتسر ۱۶ رجون - کل یہاں فرقہ وارانہ فضا پیدا ہو گئی - واقعہ اس طرح بیان کیا جاتا ہے کہ مسجد بودی سائیں میں اذان دئے جانے پر نہنگ سکھوں نے قریب کے گوردوارہ میں جمع ہو کر ست سری اکال کے نعرے بلند کرنے شروع کر دئے اس خبر کے شہر میں پھیلتے ہی ہزاروں کی تعداد میں مسلمان اور سکھ وہاں جمع ہو گئے - پولیس کی ایک بھاری جمعیت بھی وہاں پہنچ گئی - سکھوں نے پولیس پر خشت باری کی لیکن سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے ہجوم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا - چند معتقد سکھ اور مسلمان بھی وہاں آ گئے اور انہوں نے بڑی مشکل سے ہجوم کو منتشر ہونے پر رضامند کیا - اور رات کے ڈیڑھ بجے صورت حالات پر قابو پا لیا گیا مسجد کے نزدیک اور شہر کے دیگر حصوں میں پولیس کا زبردست پہرہ مقرر کر دیا گیا ہے مسلح پولیس شہر میں گشت لگا رہی ہے۔

سٹاک ہالم ۱۶ رجون - پنشنوں کے متعلق ایک مسودہ قانون پر شکست کھا جانے کی وجہ سے سوشلسٹ گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے مسودہ قانون کا مفہوم یہ تھا - کہ ان اضلاع میں جہاں اخراجات زیادہ ہیں پنشنروں کی رقم میں اضافہ کر دیا جائے - کسانوں کے رہنما ایم پیہرسن نے نیشنل گورنمنٹ کو مرتب کرنے کا ذمہ لیا ہے۔

لاہور ۱۶ رجون - کسی نامعلوم شخص نے لٹن روڈ کے پوسٹ بکس میں تیزاب ڈال کر چٹھیاں ضائع کر دیں آج جب پوسٹمین نے پوسٹ بکس کو کھولا تو اس نے نصف درجن کے قریب چٹھیوں کو جلا ہوا پایا۔

حیدرآباد (دکن) ۱۶ رجون - بیان کیا گیا ہے کہ موتی محل تھیٹر میں آتشزدگی بجلی کے شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی تھی کل اعلیٰحضرت حضور نظام نے بنفس نفیس موقع کا معائنہ فرمایا - آج تمام سینماؤں کی دیکھ بھال کی گئی اور تین سینماؤں کو اس لئے بند کر دیا گیا - کہ ان میں انسانی جان کی حفاظت کا خاطر خواہ سامان موجود نہ تھا - اعلیٰحضرت حضور نظام نے حکم دیا ہے کہ اس افسوسناک حادثہ کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن مرتب کیا جائے۔

شملہ ۱۶ رجون - معلوم ہوا ہے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند ماہ ستمبر میں مرکزی اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے ایک مشترکہ اجلاس میں ایک تقریر کریں گے - اسمبلی کے اجلاس کا آغاز ۱۳ راگست کو ہوگا - لیکن کونسل آف سٹیٹ کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا کہ اس کے آغاز کی تاریخ کیا ہے۔

امرتسر ۱۶ رجون - گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے ۹ پائی - نخود حاضر ۲ روپے ۶ پائی سونا دیسی ۳۵ روپے ۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے

لاہور ۱۶ رجون - گذشتہ شب چوک نواب میں احراریوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا - جلسہ میں کئی مرتبہ شورش برپا ہوئی - حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور مظہر علی اظہر نے تقریروں کے دوران میں مولوی ظفر علی صاحب اور رضا کاران مسجد شہید گنج کے دوسرے قائدین پر شدید حملے کئے اور کہا۔ "او دیوانوں اپنے ووٹ محفوظ رکھو - ظفر علی خاں شہدائے لاہور کا قاتل ہے ہم سچے بہادر ہیں اس لئے ہمیں ووٹ دو" مسٹر مظہر علی نے مزید کہا - کہ مسلمانوں مسجد کا خیال چھوڑ دو - کونسل میں جا کر مسجد نہیں مل سکتی۔

لاہور ۱۶ رجون - پنجاب کے ہندو رہنماؤں نے وطن پرستی کے تمام دعووں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ انتخابات میں کانگرس کی رہنمائی تسلیم نہ کریں - بلکہ فرقہ وارانہ اساس پر اپنی ایک جماعت قائم کریں

میڈرڈ ۱۶ رجون - مالگا کی صورت حالات جو ہڑتال کی وجہ سے نازک چلی آتی تھی اب نسبتاً بہتر ہو گئی ہے - کیونکہ حکومت نے رعایا کے ہتھیار چھین لئے ہیں اور ٹریڈ یونین اور اشتراکی عہدیداروں کو بھی گرفتار کر دیا ہے - مسلح گارڈوں پر قریب سے گولی چلائی گئی - جس سے ایک گارڈ شدید مجروح ہوا - گارڈوں نے عمارت کو آگ لگا دی - اور جس وقت اہل خانہ باہر نکلے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

سری نگر ۱۶ رجون - ایک مقامی ہندو اخبار میں شائع ہوا تھا - کہ ریاست کے بعض حصوں میں لائسنس پر گائے کا گوشت فروخت کیا جا رہا ہے - گو حکومت کی طرف سے اس بات کی تردید کر دی گئی ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی